REGD N. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم یکشنبہ

فی پرچہ ۱۰ ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۲ صلح ۱۳۳۷ ہش | ۱۲ جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

عدمِ جارحیت اور نسلی مساوات دولتِ مشترکہ کے بنیادی اصول ہیں

برطانوی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ہیوگیٹسکل کی تقریر

لندن ۱۱ جنوری۔ برطانوی لیبر پارٹی کے لیڈر مسٹر ہیوگیٹسکل نے کہا ہے کہ جن اصولوں نے دولت مشترکہ کے ملکوں کو مربوط و منسلک رکھا ہے ان میں عدم جارحیت اور نسلی مساوات کے اصول بھی شامل ہیں۔

دولت مشترکہ کے نامہ نگاروں کی ایسوسی ایشن کے ایک ظہرانے سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر ہیوگیٹسکل نے کہا "دولت مشترکہ ایک کثیر نسلی معاشرہ ہے۔ اور یہ خصوصیت اس کی روح ہے۔ کوئی نسل یہ اصول برداشت نہیں کر سکتی کہ وہ کسی دوسری نسل سے کمتر ہے۔ اور جہاں اسے تسلیم نہیں کیا جاتا وہاں دولتِ مشترکہ پر ایک کافی بڑا بوجھ پڑ گیا۔ لیکن وہ اتنا بڑا بھی نہیں ہے کہ دولتِ مشترکہ میں نفاق پیدا ہو جائے۔"

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر گیٹسکل نے کہا۔ کوئی شخص یہ دعوے نہیں کر سکتا۔ کہ دولت مشترکہ میں نسلی مساوات کے اصول پر سو فی صد عمل کیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ عام طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے کہ اس اصول کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

پاکستان کے لئے فولاد کا کارخانہ

کراچی ۱۱ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ منصوبہ بندی بورڈ کے نائب صدر مسٹر سعید حسن نے سویڈن کے "سپونج آئرن طریقے" کی بنا پر فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کے متعلق اپنی رپورٹ مرکزی حکومت کو پیش کر دی ہے۔ خیال ہے کہ اس مہینے کے آخر تک مرکزی کابینہ اس رپورٹ پر غور کرے گی۔ اس سے قبل پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن بھی فولاد کا کارخانہ قائم کرنے کے متعلق مرکزی حکومت کو ایک رپورٹ پیش کر چکی ہے۔ اس رپورٹ میں جرمنی کے "کروپس رین طریقے" کی سفارش کی گئی تھی۔

یاد رہے بعض سرکاری حلقے مؤخر الذکر سفارش کی مخالفت کر چکے ہیں ؛

مغربی پاکستان میں اڑھائی لاکھ ٹن گندم خریدی جا چکی ہے

تمام صوبے میں گندم کی سرکاری خریداری کی مہم جاری ہے

لاہور ۱۱ جنوری۔ گندم کی سرکاری خریداری کی مہم کے تحت پچھلے سال مغربی پاکستان میں جتنی گندم خریدی گئی تھی اس سے پینسٹھ ہزار ٹن زائد گندم اب تک خریدی جا چکی ہے اور ابھی خریداری کی مہم جاری ہے۔

ریڈیو پاکستان نے یہ اطلاع دیتے ہوئے بتایا ہے کہ گزشتہ ہفتے کے دن تک صوبے کے مختلف علاقوں میں دو لاکھ بیالیس ہزار ٹن گندم خریدی گئی۔ سب سے زیادہ گندم ——— ایک لاکھ ۲۹ ہزار ٹن ——— لاہور کے علاقے سے خریدی گئی۔

اضلاع میں ملتان کا نمبر پہلا رہا۔ اس ضلع سے ۴۹ ہزار ٹن گندم حاصل کی گئی۔ اس کے بعد ضلع منٹگمری کا نمبر ہے یہاں سے ۴۲ ہزار ٹن گندم فراہم کی گئی۔ خریداری کی مہم محکمہ خوراک کے زیر اہتمام جاری ہے۔ اور توقع ہے کہ مزید گندم بازار میں آ جائیگی۔

ڈاکٹر گراہم دہلی روانہ ہو گئے

نیویارک ۱۱ جنوری۔ اقوام متحدہ کے مندوب ڈاکٹر فرینک گراہم نیویارک سے دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ روانگی سے قبل ایک بیان میں آپ نے کہا کہ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوپاکستان نے اگست ۴۸ء اور جنوری ۴۹ء میں تنازعہ کشمیر کے متعلق جو قراردادیں منظور کی تھیں میں ان کے سلسلے میں برصغیر جا رہا ہوں۔

ڈاکٹر گراہم نے یہ بتانے سے معذوری ظاہر کی کہ آپ کشمیر بھی جائیں گے یا نہیں۔ آپ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ برصغیر میں آپ کتنا عرصہ ٹھہریں گے۔ آپ نے کہا ——— میں واپسی پر حفاظتی کونسل کو اپنی رپورٹ پیش کر دوں گا۔

ڈاکٹر گراہم جنیوا پہنچ چکے ہیں۔ آپ ہفتہ کو اپنے سفر پر روانہ ہو جائیں گے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۱ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کل یہاں نماز جمعہ پڑھائی اور "وقف جدید" کی اہمیت پر ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

کل نماز مغرب کے بعد یہاں مسجد مبارک میں قائد مقامی مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی زیر صدارت مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کا ماہانہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم قائد صاحب کی درخواست پر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ خدام الاحمدیہ پر خدمت دین کے سلسلہ میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں آپ نے ان کی کما حقہ ادائیگی کے سلسلہ میں خدام کو نہایت قیمتی اور زریں ہدایات سے نوازا۔

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گذشتہ کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

یہ خبر مسرت سے سنی جائیگی کہ اللہ تعالیٰ نے صاحبزادی امۃ المجید بیگم صاحبہ سلمہا کو ۸ جنوری ۱۹۵۸ء کو بچی عطا کی ہے نومولودہ میجر وقیع الزمان خاں صاحب کی بیٹی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی نواسی ہے ادارۂ الفضل اس ولادت باسعادت پر حضرت میاں صاحب موصوف اور مکرم میجر وقیع الزمان خانصاحب اور ہر دو خاندانوں کو دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز عمر عطا کرے اور اسے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے قرۃ العین بنائے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۸ء

کونے کا پتھر

لاہور کے حالیہ "اسلامی مذاکرہ" میں دنیا کے بڑے بڑے مسلم کہلانے والے اور غیر مسلم ماہرین اسلامیات نے مقالے پڑھے ہیں۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں ایسے مذاکرات خالی از فائدہ نہیں بلکہ مفید ہیں۔ لیکن جو مقالات اب تک پڑھے گئے ہیں۔ اگرچہ تحقیقاتی نقطۂ نظر سے ان کی کتنی ہی قیمت کیوں نہ ہو۔ اور یہ بھی کچھ کم نہیں۔ لیکن ان مقالات میں سے اب تک ایک بھی شاید ایسا نہیں ہے جس میں دین اسلام کی پوری حقیقت پر روشنی پڑتی ہو۔

بعض مسلم مقررین نے بے شک اسلامی آئیڈیالوجی کی خصوصیات نمایاں کرنے اور اسلامی طرز زندگی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس کے روحانی پہلو کی طرف اشارے کئے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مقررین میں ایک بھی ایسا نہیں جس نے دین اسلام کو بطور ایک زندہ دین کے پیش کیا ہو۔

زندہ دین پیش کرنے سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام کو محض ایسا مذہب ظاہر کیا جائے جو انسانی عقل کے ترازو پر پورا اترتا ہے۔ بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ اسلام کو اس طرح ایک زندہ دین کے طور پر پیش کیا جائے کہ اس میں ایسے اصول پیش کئے گئے ہیں جن پر عمل کر کے انسان تعلق باللہ کے مدارج آسانی سے طے کر سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام آج بھی مردہ نہیں جس نے ہمیشہ کے لئے اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کے دروازے بند کر دیئے ہوں۔ جس طرح آریہ مذہب ایک مردہ دین ہے یا عیسائیت ایک مردہ دین ہے۔ اور دوسرے دین ہیں جو اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ آج بھی انسان اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہو سکتا ہے۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج کا مسلمان بھی حقیقی طور پر اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا قائل نہیں رہا۔ یہ ہم اپنی طرف سے ہی نہیں کہہ رہے۔ بلکہ آج سے ایک صدی پہلے بھی یہی کہا جا چکا ہے۔ چنانچہ صراط مستقیم کے اختتام پر جو حضرت مولانا اسمٰعیل شہید دہلوی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔ اور جو حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ کے اقوال پر مشتمل ہے یہی بات پیش کی گئی ہے

"ان چند کلمات میں جو حضرت سید صاحب کے معاملات کے اجمالی اشارات پر مشتمل ہیں بڑے بڑے فائدے ہیں..... منجملہ ان کے زمانہ کے جاہلوں کی تنبیہ کرنا ہے کہ انہوں نے ولایت ربانی کو ممتنعات عقلیہ سے شمار کر کے اوائل امت پر اسے منحصر سمجھ کر انقطاع امت کی طرح ولایت کے انقطاع کے قائل ہو گئے ہیں۔"

(صراط مستقیم صفحہ ۱۷۸)

اس سے ظاہر ہے کہ خود مسلمانوں کے دلوں پر بھی یہ تاریکی کا عالم طاری ہو چکا ہے۔ اس لئے جو مقالے اسلامی مذاکرہ میں پڑھے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک بھی مقالہ ایسا نہیں جس میں اسلام کو واقعی ایک زندہ دین کے طور پر پیش کیا گیا ہو۔

جیسا کہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں ہمیں ایسے مقالات کی تحقیقاتی افادیت سے انکار نہیں۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک ہی جماعت کو یعنی جماعت احمدیہ جو اسلام کو حقیقی طور پر ایک زندہ دین کے طور پر پیش کر سکتی تھی۔ "اسلامی مذاکرہ" میں اپنے خیالات ظاہر کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ خود یہ امر بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ آج کا مسلمان زبان سے احمدیوں سے یہ سن سنا کر اسلام کو "زندہ دین" تو شاید کہتا ہے۔ لیکن نہ تو زندہ دین کی حقیقت کو سمجھتا ہے۔ اور نہ زندہ دین سے کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

سچی بات تو یہ ہے کہ یہ تنگ نظری جو دکھائی گئی ہے اسلام کے نام کو بٹہ لگانے کے لئے کافی ہے۔ اور جو مقالات اسلامی مذاکرہ میں پڑھے گئے ہیں جن میں اسلام کو جمہوری اور آزاد خیال دین بڑے طمطراق سے پیش کیا گیا ہے۔ خود منتظمین کے اس طریق عمل نے ان تمام مقالات پر سیاہی پھیر دی ہے۔

اگر اسلام خدانخواستہ اتنی تنگ نظری سکھاتا ہے جس کا مظاہرہ اسلامی مذاکرہ کے منتظمین نے جماعت احمدیہ کے مقررین کو اپنے مقالے پڑھنے کی اجازت نہ دینے سے کیا ہے۔ تو اسلام کی وسعت نظری کے لاکھ گیت فضا میں اچھالے جائیں اس سے کیا ہو سکتا ہے۔ اس عمل سے منتظمین نے یہ ثابت کیا ہے کہ خدانخواستہ اسلام ایک نہایت کمزور دین ہے۔ اور ایک نہایت تنگ نظر نظریہ ہے جو نعوذ باللہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کو آج کی دنیا کے سامنے پیش کیا جائے۔

ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ مقالے جن کی اجازت نہیں دی گئی حاصل کر کے الفضل میں شائع کریں اور انشاء اللہ ان سے دنیا پر کھل جائے گا کہ کون اسلام کی حقیقت کو جانتا ہے اور کون اسلام کو واقعی ایک زندہ دین سمجھتا ہے۔ اور زندہ دین کی حیثیت سے اس کو پیش کرتا ہے۔

منتظمین کے اجازت نہ دینے کی وجہ بھی ہم جانتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ بعض خود پسند اہل علم کہلانے والوں کے دلوں میں احمدیت کے ہمہ گیر اثر کا خوف بیٹھا ہوا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کے چمکتے ہوئے آفتاب کے سامنے ان کے بجھے ہوئے چراغ نظر نہیں آئیں گے۔ اس لئے انہوں نے منتظمین پر اثر ڈالا ہے۔ جنہوں نے اسلام کے لا اکراہ فی الدین کے اصول کے خلاف احمدی مقررین کو حصہ لینے سے روک دیا۔ مگر حقیقت کبھی رک نہیں سکتی۔ وہ دنیا پر منکشف ہو کر ہی رہتی ہے اور جیسا کہ انجیل میں آتا ہے۔ وہ پتھر جس کو معماروں نے رد کیا آخر کونے کا پتھر بنا۔ حقیقی اسلام دنیا پر غالب آ کر ہی رہے گا۔

مذاکرہ میں اسلام پر کئی ایک تحقیقاتی مقالے غیر مسلموں نے سنائے ہیں۔ ان کو منتظمین نے نہیں روکا۔ مگر احمدیوں کو جنہوں نے اپنی ساٹھ ستر سالہ جدوجہد سے ان غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ اور ان کو اسلام سے آشنا کیا ہے۔ اپنے مقالے سنانے سے روکا گیا ہے یہ ہے وہ ذہنیت جو اس مذاکرہ کی شان کو خاک میں ملا دیتی ہے۔ منتظمین کو یہ بھی احساس نہیں ہوا۔ کہ جب دنیا یہ خبر سنے گی۔ تو وہ پاکستان کے مسلمانوں کے اعلیٰ ترین طبقے کے متعلق کیا رائے قائم کرے گی بے شک منتظمین نے ان چند طالبوں کو جن کی تعریف صدر سکندر مرزا نے اپنی تقریر میں کی ہے خوش کر لیا ہے لیکن انہوں نے اسلامی وسعت نظری کی تعلیم کے درخت کی جڑ پر کلہاڑا رکھنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ؛

اخبار الفضل کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"سب سے پہلے میں الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ الفضل سلسلہ کا اہم آرگن ہے۔ جو دوستوں کا مرکز کے ساتھ تعلق قائم رکھتا ہے جیسا کہ میں نے کل کہا تھا اول تو دوستوں کو خود کثرت کے ساتھ بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ اگر وہ نہ آ سکیں۔ تو پھر الفضل ایک ایسا ذریعہ رہ جاتا ہے جس سے مرکز کے ساتھ وہ اپنا تعلق اور رابطہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ اور اگر الفضل بھی وہ نہ خریدیں۔ تو پھر مرکز سے وہ بالکل علیحدہ اور بے تعلق ہو جاتے ہیں۔ پس دوست الفضل کی اشاعت بڑھانے کی خصوصیت کے ساتھ کوشش کریں۔ خود بھی خریدیں اور دوسروں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں"؛

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء)

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقعہ جلسہ سالانہ

قسط نمبر ۶

پانچویں دلیل

علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائیگا

یہ علامت کہ پسر موعود علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور اس کے ذریعہ دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ ایک ایسی علامت ہے جو بغیر تائید الٰہی کسی میں نہیں پائی جا سکتی۔ اور نہ کوئی اپنی ذات میں از راہ کذب و افترا اس کو ثابت کر سکتا ہے کیونکہ اوّل فضیلت اور کمال کسی ولی کا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں :-

"یہ ہے کہ علم قرآن اس کو عطا کیا جائے ...... وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) آپ فرماتا ہے کہ میں جس کو حقیقی پاکیزگی بخشتا ہوں اس پر قرآنی علوم کے چشمے کھولتا ہوں اور نیز فرماتا ہے کہ جس کو چاہتا ہوں علم قرآن دیتا ہوں اور جس کو علم قرآن دیا گیا اس کو وہ چیز دی گئی جس کے ساتھ کوئی چیز برابر نہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۶۳)

اور اشتہار ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء میں فرمایا کہ علم معارف قرآن صرف راستبازوں کو دیا جاتا ہے۔ ان کے غیر کو نہیں دیا جاتا۔ اور فرماتے ہیں :-

"بموجب آیت لا یمسّہ الّا المطھرون صرف پاک باطن لوگوں کو ہی کتاب عزیز کا علم دیا جاتا ہے لیکن صرف دعویٰ قابل تسلیم نہیں۔ بلکہ ہر ایک چیز کا قدر امتحان سے ہو سکتا ہے اور امتحان کا ذریعہ مقابلہ ہے کیونکہ روشنی ظلمت سے ہی شناخت کی جاتی ہے۔" (اشتہار بنام پیر مہر علیشاہ گولڑوی مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء)

اور سابق امیر منکرین خلافت مولوی محمد علی صاحب مرحوم بھی لکھتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کے۔

"مضامین عالیہ تک رسائی انہی لوگوں کو ملتی ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے پاک کر کے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کریں یہ مطہرین کے قرآن شریف تک پہنچنے کے دو رنگ ہیں۔ ایک ظاہری اور ایک باطنی۔"

(ترجمۃ القرآن صفحہ ۱۸۱۱ نوٹ)

اور قرآن مجید کے معارف بیان کرنے میں مقابلہ کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نہ ایک بار چیلنج کیا بلکہ بار بار مخالفین کو مقابلہ کے لئے بلایا۔

۱۹۲۵ء میں آپ نے علماء دیوبند کو مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے لکھا۔

"اگر حقائق و معارف سے وہ حقیقی معارف مراد ہیں جن سے قرآن کریم بھرا ہوا ہے اور جن میں انسان کے اخلاق و اعمال کی درستی اور اس کے تعلق باللہ کے اعلیٰ سے اعلیٰ ذرائع بتائے گئے ہیں۔ تو ان کے لکھنے میں ان مولویوں کو میں اپنے مقابلہ بلاتا ہوں۔ اگر وہ آئے تو دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے ایک ادنیٰ غلام کے مقابلہ میں ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی۔ انکے دماغوں پر پردے پڑ جائیں گے وہ کچھ نہیں لکھ سکیں گے اگر ان میں ہمت و جرأت ہے تو مقابلہ پر آئیں۔"

(الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

(۲) پھر آپ نے ۱۹۳۸ء میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا۔ یہ تفسیر کا کام میرا ہے یا اس کا جو مجھ سے ہو۔ اور اس طرح یہ دروازہ اپنی جماعت کے لئے بھی کھلا رکھا ہے۔

"اب میں نے بھی کئی بار چیلنج دیا ہے کہ قرعہ ڈالکر کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تمکو زیادہ عبور ہو بلکہ یہانتک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو اور مجھے نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابل پر آکر اسکی تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لیگی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ مگر کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ سامنے آئے۔"

(الفضل ۷ مارچ ۱۹۳۸ء)

پھر ۸ اپریل ۱۹۴۴ء کو لائلپور میں تقریر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے طفیل "مجھے بھی" ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ کسی علم کا جاننے والا اور کسی مذہب کا پیرو ہو قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابل میں لکھو حالانکہ میں کوئی مامور نہیں مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا۔ ...... میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کر دوں گا۔" (تبلیغ حق صفحہ ۶۵)

۱۹۴۴ء میں اپنے آپ کو مصلح موعود والی پیشگوئی کا مصداق قرار دینے کے بعد آپ نے دہلی کے جلسہ عام میں فرمایا :-

"میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں۔ اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی۔"

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء)

الغرض اس پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو علوم ظاہری و باطنی سے وافر حصہ عطا فرمایا۔ اور قرآن مجید کے حقائق و معارف کا دروازہ آپ پر کھول دیا۔

علاوہ ازیں آپ نے اہم سیاسی مسائل میں مسلمانوں کی راہنمائی فرمائی۔ مسجد کانپور کا واقعہ۔ بزرگوں کی توہین اور ملکی قانون۔ مطالبہ آزادی کی تحریک۔ ترکوں سے اظہار ہمدردی۔ تحریک ہجرت۔ تحریک عدم تعاون۔ ملکانہ شدھی کی تحریک وغیرہ مسائل میں مسلمانوں کی صحیح رنگ میں مدبرانہ راہنمائی فرمائی۔

پھر دو قوموں کا تصور جس پر بقول قائد اعظم محمد علی جناح مرحوم پاکستان بنا آپ نے نہایت شد و مد سے پیش کیا۔ چنانچہ سائمن کمشن کے سامنے آپ نے جداگانہ انتخاب کے متعلق پیش کرنے کا مشورہ دیا۔ اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس شملہ اور اس کے بعد بھی جداگانہ انتخاب کے لئے زور دیا۔ آپ نے "مسلمانوں کے حقوق اور نہرو رپورٹ" میں تحریر فرمایا :-

"مسلمانوں کے سامنے مذہب اور قومیت کا سوال ہے۔ یہاں دو مختلف قومیں اور زبردست قومیں بستی ہیں۔ جن کے مذہب الگ ہیں۔ اور جن کے تمدن کے اصول الگ ہیں۔ پس ایک مستقل اکثریت کے مقابلے میں ایک مستقل اقلیت بن کر رہنے کے لئے وہ کس طرح تیار ہو سکتے ہیں۔ جب تک کہ ان کے حقوق کی حفاظت کا انتظام نہ ہو جائے۔"

(صفحہ ۹۸)

(باقی)

جماعتِ احمدیہ کے ۶۶ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کا پہلا اجلاس

جماعتِ احمدیہ کے ۶۶ویں جلسۂ سالانہ کے دوسرے روز یعنی ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو پہلا اجلاس پروگرام کے مطابق سوا نو بجے صبح شروع ہوا اس اجلاس میں صدارت کے فرائض ہیگ کی عالمی عدالت انصاف کے جج مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو کراچی کے مکرم خواجہ سعید احمد صاحب نے کی۔ بعدہٗ مبشر احمد صاحب نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

عقیدۂ حیاتِ مسیح کے نقصانات

تلاوت اور نظم کے بعد پروگرام کے مطابق سب سے پہلے امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ نے "عقیدہ حیاتِ مسیح کے نقصانات" پر تقریر فرمائی ابتداً آپ نے اس موضوع کی اہمیت واضح کرتے ہوئے پس منظر کے طور پر اس امر کو واضح فرمایا کہ جب آج سے قریباً ستر سال قبل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید اور احادیثِ نبوی کی رو سے مسیح علیہ السلام کا وفات یافتہ ہونا ثابت کیا۔ تو مسلمانوں میں اس کا شدید ردّ عمل ظاہر ہوا اور ہر طرف ایک شور قیامت برپا ہو گیا مسلمانوں کو وفاتِ مسیح کا قائل کرنے میں بہت دقت لگا۔ بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر واقعۂ صلیب کے بعد مسیح علیہ السلام کی کشمیر کی طرف ہجرت اور سرینگر کے محلہ خانیار میں مسیح علیہ السلام کی قبر کی نشاندہی کر کے اور اس کے ثبوت میں بے شمار تاریخی شواہد جمع کر کے دنیا پہ پوری طرح حجت تمام کر دی۔ وفاتِ مسیح کے بارہ میں قرآن مجید کے بیان کردہ عقیدہ کے حق میں تاریخی شواہد کا فراہم ہو جانا ایک ایسا امر تھا کہ جس کے آگے حیاتِ مسیح کا غلط عقیدہ بالکل ماند پڑ گیا اور دنیا یہ ماننے پر مجبور ہو گئی کہ فی الواقعہ مسیح علیہ السلام صلیب سے زندہ اترے اور بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل تک پیغام حق پہنچانے کے بعد وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ یہ احساسِ شکست کا ہی نتیجہ تھا کہ غیر احمدی علماء، جو "حیاتِ مسیح" کے عقیدے کو جزو ایمان سمجھتے تھے۔ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ چھوڑو اس بحث کو کہ عیسےٰ زندہ ہے یا مر گیا بلکہ براہ راست صداقتِ مسیح موعودؑ پر بحث کرو جب اس مسئلہ پر بھی جماعتِ احمدیہ کے روشن دلائل کے آگے کچھ پیش نہ گئی۔ تو رفتہ رفتہ مسلمانوں کے ایک طبقہ میں ایک نیا ردعمل ظاہر ہوا اور انہوں نے حق کو قبول کرنے کی بجائے یہ کہنا شروع کر دیا کہ آخری زمانے میں کسی نے اصلاح خلق کے لئے خدا کی طرف سے آنا ہی نہ تھا نہ مسیح علیہ السلام نے اور نہ ان کی خو بو کے کسی اور فرد ذات نے یہ تو ایک مجوسی خیال ہے کہ کوئی آئے گا اور اصلاح خلق کا وظیفہ ادا کرے گا۔ الغرض اس طرح رفتہ رفتہ وفاتِ مسیح کے عقیدے کی حقانیت دن بدن لوگوں کے دلوں میں گھر کرتی چلی گئی اور وہی لوگ جو حیاتِ مسیح کے عقیدے پر اڑے بیٹھے تھے احمدیت کے مقابل پر اپنا موقف بدلتے چلے گئے۔ اور بعض نے تو ایسے نظریات اختیار کر لئے۔ جو قرآن مجید اور احادیث نبوی کی بنیادی تعلیم کے خلاف تھے۔ مثلاً آخری زمانہ میں کسی موعود کے ظہور سے انکار کا نظریہ

اس پس منظر پر روشنی ڈالنے کے بعد مکرم میاں عطاء اللہ صاحب نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اب جب کہ خود غیر احمدی مسلمانوں کی طرف سے حیاتِ مسیح کے عقیدے کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تو پھر عقیدۂ حیاتِ مسیح کے نقصانات کو واضح کرنے اور انہیں بار بار بیان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے بتایا کہ قرآن نے مسیح علیہ السلام کی وفات کے بارہ میں محاکمہ کیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس زمانے میں اپنے ایک مامور کے ذریعہ ان کے وفات یافتہ ہونے کو جس شد و مد کیساتھ پیش کرنے کا اہتمام کیا ہے یہ بے مقصد نہیں ہے۔ اس کا ایک بڑا مقصد ہے اور وہ مقصد دنیا کو ایک دفعہ پھر توحید کی طرف لانا ہے۔ دراصل حیاتِ مسیح کا عقیدہ دنیا میں وسیع پیمانے پر شرک کے فروغ کا موجب بنا ہوا ہے۔ ابھی دنیا میں ستر اسی کروڑ عیسائی موجود ہیں۔ جن کے نزدیک نجات کا مدار ہی اسبات پر ہے کہ مسیح کو آسمان پر زندہ مانا جائے اور اسبات کو دل سے تسلیم کیا جائے کہ وہ الوہیت میں برابر کا شریک ہے پس چونکہ حیاتِ مسیح کا عقیدہ ایک عاجز بشر کو فوق البشر کا درجہ دے کر اسے الوہیت سے ہمکنار کرنے اور اسطرح کروڑ ہا کروڑ انسانوں کو شرک میں مبتلا رکھنے کا باعث بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس عقیدے کے نقصانات اور مسیح کی وفات کو بار بار بیان کرنا ازحد ضروری ہے۔

موضوع کے پس منظر اور اس کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے اختصار کے ساتھ واقعہ صلیب اور اس کے بعد رونما ہونیوالے واقعات بیان کئے اور قرآن مجید کی آیت وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لھم وان الذین اختلفوا فیہ لفی شک منہ ما لھم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیما۔ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مسیح علیہ السلام کا صلیب پر سے زندہ اتر کر ہجرت کرنا اور پھر اپنا مشن پورا کرنے کے بعد وفات پانا ثابت کیا۔

بعد ازاں آپ نے عقیدۂ حیاتِ مسیح کے نقصانات بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے سے ہستی باری تعالےٰ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی شان رسالت پر حرف آتا ہے، گویا نہ ایمان باللہ سلامت رہتا ہے اور نہ ایمان بالرسالت قرآن مجید میں مسیح علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ بل رفعہ اللہ الیہ اب اگر حیاتِ مسیح کا عقیدہ رکھنے والے غیر احمدی علماء کی طرح اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ اللہ تعالےٰ نے مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا تو پھر خدا کو آسمان میں محدود ماننا پڑے گا۔ حالانکہ وہ ہر جگہ ہے اگر خدا کو محدود مان لیا گیا۔ تو پھر اس کا قادر مطلق ہونا باطل ہوا۔ پھر یہ سوال بھی پیدا ہو گا کہ کیا کوئی اس کو محدود کرنیوالا بھی ہے۔ خدا کو آسمان پر محدود ماننے سے خدا تعالےٰ کی ہستی پر حرف آتا ہے اور ایسا حرف آتا ہے کہ اس کی تمام صفات باطل ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ کوئی انسان ایسے محدود خدا سے نہ تعلق قائم کرنے پر آمادہ ہو سکتا ہے اور نہ اس سے محبت کر سکتا ہے الغرض ہستی باری تعالےٰ کا عقیدہ ہی سرے سے باطل ہو جاتا ہے۔

پھر مسیح علیہ السلام کو آسمان پر زندہ ماننے سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے اس سے تائید و نصرت الٰہی کا مسیح علیہ السلام کے ساتھ بڑھ چڑھ کر ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کفار مکہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ آسمان پر جا کر اور وہاں سے کتاب لا کر دکھائیں تو آپ نے فرمایا ھل کنت الا بشراً رسولا کہ میں تو صرف انسان رسول ہوں۔ لیکن مسیح علیہ السلام اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر چلے گئے اور نہ صرف انہوں نے جا کر دکھا دیا بلکہ اب تک وہاں اسی جسم کے ساتھ زندہ موجود ہیں اور خود مسلمانوں کے عقیدے کے بموجب اسی جسم کے ساتھ دوبارہ دنیا میں نازل ہو کر امت مسلمہ کی اصلاح کریں گے۔ سو گویا بالآخر امت مسلمہ بھی انہی کی محتاج ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات پا جانا اور عیسےٰ علیہ السلام کا نہ صرف زندہ ہونا بلکہ امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے دوبارہ آنا امر غیرت کے منافی ہے اور اس سے سرور دو جہاں سرور کونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک لازم آتی ہے۔

حیاتِ مسیح کے عقیدے کے نقصانات گنواتے ہوئے آپ نے اس امر کو بھی واضح فرمایا کہ یہ عقیدہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت کے بھی خلاف ہے۔ اس کی رو سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک پہلے کا براہ راست نبوت کے منصب پر فائز ہونیوالا نبی آئے اور سالہا سال نبوت کرے یہ وہ نظریہ ہے جس سے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتمیت پر حرف آئے بغیر نہیں رہتا۔ حالانکہ یہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ وصف ہے جو آپ کو تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشتا ہے۔

اسی ضمن میں آپ نے عقیدہ حیاتِ مسیح کے متعدد دیگر نقصانات گنوائے۔ جن سے الوہیت کے سراسر باطل نظریہ کو تقویت پہنچتی اور دنیا میں عیسائیت کے فروغ کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ اس کے بالمقابل آپ نے

—— (باقی صفحہ ۸ پر) ——

تفسیر صغیر کے متعلق احمدی نوجوانوں کے تاثرات

ہمارے لئے یہ تفسیر قرآنی حقائق و معارف اور اس کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کا ایک بے نظیر ذریعہ ہے

تفسیر صغیر کے متعلق دو احمدی نوجوانوں کے تاثرات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تفسیر قرآنی علوم و حقائق کا ایک بے نظیر خزانہ ہے جسے حضور نے بڑے آسان اور دلنشین پیرایہ میں بیان کیا ہے۔ قرآن مجید سے حقیقی تعلق اور لگاؤ پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی اس تفسیر کا ضرور مطالعہ کرے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ خود بھی یہ تفسیر خریدیں اور اپنے دوستوں کو بھی خریدنے کی تحریک کریں تاکہ ہزاروں لاکھوں اشخاص قرآن مجید کے علوم و معارف سے روشناس ہو سکیں۔ اور اس کی برکات سے متمتع ہوں۔ (ادارہ)

(۱)

سیدنا و اماما حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اے میرے پیارے آقا آپ پر خدا کی ہزار ہزار برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں اور مولا کریم ہم غریبوں پر آپ کے سایہ عاطفت کو بہت لمبے عرصہ تک قائم رکھے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے تفسیر صغیر کی ایک جلد خریدی تھی مگر جلسہ کی مصروفیات کے باعث پڑھنے کا موقعہ نہ ملا۔ آج صبح میں نے سورہ بنی اسرائیل سے پڑھنی شروع کی تو میرے آقا میں اس کیفیت کو بیان نہیں کر سکتا کہ جو مجھ پر طاری ہوئی۔ میں نے یوں سمجھا کہ قرآن آج ہی نازل ہوا ہے۔ میں گو مولوی فاضل ہوں اور عربی میں تھوڑی سی بہت سدھ بدھ رکھتا ہوں۔ مگر اس کے باوجود تفسیر صغیر میں بعض آیات کا ترجمہ پڑھ کر مجھ پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔

ابھی تک دو رکوع میں نے پڑھے ہیں ان میں سے دو آیات کے ترجموں کا تفاوت بیان کرتا ہوں۔ مثلاً آیت وَيَدْعُ الْإِنسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ کا میں ہمیشہ یہ ترجمہ کیا کرتا تھا کہ انسان شر کو اسی طرح بلاتا ہے جس طرح کہ وہ (یعنی انسان) خیر کو بلاتا ہے مگر آپ کا یہ ترجمہ کہ "انسان شر کو اس جوش سے بلاتا ہے جس جوش سے اللہ تعالیٰ بندہ کو خیر کی طرف بلاتا ہے" پڑھ کر میں حیران و ششدر رہ گیا اور سابقہ غلطی پر استغفار کی۔

اسی طرح اگلے ہی رکوع میں ایک آیت ہے وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا میں اس کا ترجمہ کیا کرتا تھا "اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے آسودہ حال لوگوں کو حکم دیتے ہیں تو وہ اس میں فساد اور نافرمانی شروع کر دیتے ہیں۔ گو یہ ترجمہ دل میں چبھتا تھا مگر اصل مفہوم کی طرف کبھی خیال نہیں گیا تھا۔ مگر تفسیر صغیر میں یہ ترجمہ پڑھ کر "جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کریں تو پہلے اس کے آسودہ حال لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں جس پر وہ نافرمانی کی راہ اختیار کر لیتے ہیں" میں کانپ گیا کہ میں کس قدر غلطی میں مبتلا رہا ہوں۔ میرے آقا میرا ہی حال نہیں میرے جیسے بے شمار لوگ اس قسم کی غلط فہمیوں میں مبتلا تھے۔ آپ پر اللہ تعالیٰ ہزار ہزار برکتیں اور رحمتیں نازل فرمائے کہ آپ نے کلام اللہ کے حقیقی معانی و معارف سے ہمیں آگاہ فرمایا۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صحیح ترجمہ و مفہوم کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے اور اس کو اوروں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کا ادنیٰ ترین خادم خاکسار
مسعود احمد جہلمی متعلم جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

(۲)

میرے پیارے آقا! اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین ثم آمین۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عرض ہے تفسیر صغیر دیکھی اور چند صفحے پڑھے۔ میرے آقا میں بیان نہیں کر سکتا کہ مجھے کتنی خوشی ہوئی۔ یہ ایک میری دلی امنگ اور انتہائی خواہش تھی جو آج تفسیر صغیر نے میری توقعات سے بھی کہیں زیادہ بڑھ کر پوری کی۔ اس سے پہلے میری اماں جان نے مجھے اوزانہ ہی کہنا تو قرآن کیوں نہیں پڑھتا میں کبھی پڑھتا اور کبھی نہ بھی پڑھتا۔ میں نے کہا اماں جی میں کیا پڑھوں جبکہ کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا۔ اگر ترجمے والا قرآن بھی لیکر پڑھتا ہوں تو بھی کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کیا پڑھ رہا ہوں۔ مزہ ہی نہیں آتا۔ جب سمجھ میں ہی نہ آئے تو مزہ کیسے آئے۔ قرآن نہ پڑھنے پر مجھے خود بھی بے حد ندامت محسوس ہوتی تھی کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر سخت تشویش میں مبتلا رہتا تھا۔ مگر آج میں بے حد خوش ہوں۔ یہ میں ہی جانتا ہوں کہ کوئی دوسرا اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے میری ایک دیرینہ خواہش کو ایک دبی ہوئی آرزو۔ دلی امنگ کو آپ کی بے انتہا مہربانیوں نوازشوں اور ان گنت احسانات کے ساتھ پورا کیا

اے میرے پیارے خدا۔ تو ہمارے آقا کو صحت کے ساتھ ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرما۔ تاہم ان کے ذریعہ سے تیرا قرب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں اور دنیا کے گوشے گوشے میں جا کر ایک ایک فرد کو یہ بتا سکیں کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کا ایک موعود خلیفہ اس دنیا میں موجود ہے جو تمہیں تمہارے رب سے ملا سکتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

میرے آقا میرے پاس الفاظ نہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کر سکوں۔ میرے آقا میں اپنی اس خوشی کا اظہار ضبط تحریر میں لانے سے قاصر ہوں۔ دعا کرتا ہوں اس قادر مطلق سے کہ جس طرح آپ نے مجھے خوش کیا ہے اسی طرح کی ہزاروں نہیں کروڑوں خوشیاں وہ آپ کو دکھائے آمین۔

میرے آقا یہ حقیقت ہے کہ میں خوشی کا اظہار الفاظ میں نہیں کر سکتا۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ حضور کا ادنیٰ ترین غلام ابن غلام سعید بشیر احمد پسر حکیم سید بشیر احمد بورشیا ریوری حال سیالکوٹ شہر

حج فنڈ کیلئے چھ صد روپیہ کی پیشکش

ہر سال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ امسال بھی انشاء اللہ جنوری کے آخر میں کسی موزوں دوست کو یہ پیشکش کی جائے گی آپ بھی صرف ایک روپیہ حج فنڈ میں ادا کر کے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

حج فنڈ (کم از کم ایک روپیہ سالانہ) کس طرح ادا کیا جائے؟

اوّل۔ خدام الاحمدیہ کے کسی کارکن کو باضابطہ رسید ادا کر دیا جائے۔

دوم۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "حج فنڈ خدام الاحمدیہ" کی مد میں رقم جمع کرا دی جائے۔

سوم۔ ایک لفافہ میں جس پر آپ کا مکمل پتہ نہایت خوشخط درج ہو میں حج فنڈ کم از کم ایک روپیہ ڈال کر خدام الاحمدیہ کی اس صندوقچی میں ڈال دیا جائے جو اسی غرض کے لئے مخصوص ہو گی۔

مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

اعلان نکاح

برادرم مکرم میر افتخار احمد صاحب ابن میر احمد علی صاحب ساکن حیدرآباد دکن کا نکاح مکرمہ ذکیہ خانم صاحبہ بنت کرنل اوصاف علی خانصاحب مرحوم (ساکن ۵/۲۷ ماڈل ٹاؤن لاہور) سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹/۱۲/۵۷ کو مسجد مبارک میں گیارہ ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے آمین

ابو المنیر نور الحق۔ ربوہ

درخواست ہائے دعا

میری بچی پروین اختر بعمر ۱۴ سال جو کہ امسال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہی ہے مورخہ ۲۴/۵ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور خادمہ دین بنائے۔ آمین

شیخ عبد الحق احمدی۔ منڈی بورے والا ضلع ملتان

(۲) خاکسار کے چند عزیز ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ عنقریب ان کی عدالت میں پیشی ہے۔ بزرگان کرام ان کی باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہیں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(چوہدری) انور دار الصدر غربی۔ ربوہ

(۳) خاکسار کے والد محترم منشی سبحان علی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو چکے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا کرے آمین

نصیر احمد دار الرحمت غربی۔ ربوہ

جلسہ یوم المصلح الموعود

برادران! ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کا دن سلسلہ کی تاریخ میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پاکر واضح الفاظ میں وہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی جو پیشگوئی مصلح موعود سے تعلق رکھتی ہے۔ جس کے مصداق سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔

چونکہ ۲۰ رفروری کا دن قریب آرہا ہے۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو ابھی سے یوم المصلح الموعود منانے کی تیاری شروع کر دینی چاہیئے۔ اس دن تمام جماعتوں میں جلسے کئے جاویں اور حضرت مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کو بیان کیا جائے۔ اور جن روشن دلائل اور بیّنات سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے لیکچروں اور تقاریر کے ذریعہ سے احبابِ جماعت اور دیگر احباب کو اُن سے واقف اور آگاہ کیا جائے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد

ضلعوار اصلاحی کمیٹیوں کے متعلق اعلان

مشاورت ۱۹۵۴ء میں نظارت اصلاح وارشاد کی تجویز ضلعوار اصلاحی کمیٹیوں کے متعلق منظور ہوئی تھی۔ اس فیصلہ کے ماتحت ضلعہائے ڈیرہ غازیخان۔ گجرات۔ شیخوپورہ۔ سرگودہا۔ حلقہ خیرپور ڈویژن۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ رحیم یارخان۔ اٹک۔ لاہور۔ بہاولنگر میں اصلاحی کمیٹیاں بن چکی ہیں مگر بعض اضلاع میں باوجود یاددہانی کے پھر بھی اصلاحی کمیٹی نہیں بنائی گئی۔ مہربانی کرکے ضلعہائے لائلپور۔ ملتان۔ منٹگمری۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ حیدرآباد ڈویژن۔ کراچی۔ بہاولپور ڈویژن۔ مردان۔ پشاور توجہ فرماویں اور جلد اصلاحی کمیٹیاں بناکر رپورٹ بھجوائیں۔ تجویز جو منظور ہوئی تھی اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں :-

"ہر امارت ضلع میں ایک کمیٹی بنائی جائے جس کے صدر امیر ضلع ہوں اور سیکرٹری مرکزی انسپکٹر اصلاح وارشاد۔ اور تین اشخاص اس کے علاوہ ہوں جنکو امیر ضلع اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے مقرر کریں جو فوری طور پر جماعت میں کشیدگیوں کو دور کرنیکی کارروائی کرینگے اور نظارت اصلاح وارشاد ہر تین ماہ کے بعد اسبارہ میں رپورٹ صدر انجمن احمدیہ میں پیش کیا کرے۔"

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد)

محترم خادم صاحب مرحوم کی رحلت پر تعزیتی قراردادیں

بار ایسوسی ایشن منڈی بہاء الدین ضلع گجرات

ہم ممبران بار ایسوسی ایشن منڈی بہاء الدین ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم وکیل گجرات کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج وافسوس کا اظہار کرتے ہیں اور ہمیں ملک صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

(پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن)

شہر سیالکوٹ

مورخہ ۴/۲/۵۵ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا خصوصی اجلاس زیر صدارت بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی گئی

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا یہ اجلاس مکرم ومحترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر دلی ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ مرحوم کی وفات سے نہ صرف ان کے لواحقین کو بلکہ جماعت کو بھی بھاری نقصان اور صدمہ پہنچا ہے۔ مرحوم بڑے اوصاف کے حامل تھے۔ انہوں نے بچپن سے لے کر آخری وقت تک اپنی خداداد اعلیٰ صلاحیتوں اور قابلیتوں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی عظیم الشان خدمات سرانجام دیں آپ نہ صرف دنیوی لحاظ سے ایک کامیاب وکیل تھے۔ بلکہ دینی لحاظ سے بھی اسلام کے بلند پایہ عالم اور مبلغ تھے۔ احمدیہ تبلیغی پاکٹ بک آپ کی ٹھوس علمی خدمات کی بہترین یادگار ہے کہ جس سے آنیوالی نسلیں قیامت تک استفادہ کرتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے چلے جانے سے جو خلا پیدا ہوگیا ہے۔ اسے جلد پُر کرے۔ آپ کے درجات بلند کرے نیز آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل کے علاوہ اپنی خاص نعمتوں سے نوازتا رہے۔ اور مرحوم کی اولاد کو بھی انہی جیسی اعلیٰ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ

گوجرانوالہ

مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی وفات کی خبر سنکر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب میر محمد بخش صاحب امیر ضلع ۳/۲/۵۵ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی۔

۱۔ یہ اجلاس سلسلہ احمدیہ کے نہایت پرجوش مبلغ بے خوف مجاہد وممتاز عالم مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی بے وقت رحلت پر اپنے دلی دکھ رنج اور ملال کا اظہار کرتا ہے۔ اور آپ کی بے لوث اور مسلسل خدمات سلسلہ کے باعث آپ کی جدائی کو قومی اور جماعتی صدمہ سمجھتا ہے۔ اور دعاگو ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔

یہ اجلاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ذات اقدس اور محترم ملک صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ مولا کریم مرحوم کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی والدہ بیوی و دیگر عزیزوں کا دین و دنیا میں ہر طرح محافظ وناصر ہو۔ آمین

جنرل سیکرٹری۔ جماعت احمدیہ
گوجرانوالہ شہر

احمد نگر

جماعت احمدیہ احمد نگر ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم مرحوم کی بے وقت وفات کو ایک قومی نقصان تصور کرتی ہے۔ ملک صاحب مرحوم قوم کے خادم تھے ان کی وفات سے جماعت میں خلاء پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو نعم البدل عطا فرماکر اس خلاء کو پُر کرے جماعت احمدیہ احمد نگر ملک صاحب کے خاندان ان کی اہلیہ اور بچوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالےٰ قوم کے اس خادم کو جنت الخلد میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا خود کفیل اور کارساز ہو۔

(سیکرٹری امور عامہ احمد نگر)

ڈھڈہ رانجھا ضلع سرگودھا

انجمن احمدیہ ڈھڈہ رانجھا ضلع سرگودہا کے جملہ افراد کو محترم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی وفات کی حسرت آیات خبر پڑھکر دلی افسوس اور بے حد غم پہنچا۔ ملک صاحب کی وفات سے ایک قومی خلا پیدا ہوگیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے خود ہی پورا فرمائے اور محترم ملک صاحب کو بلند درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماکر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(راجہ) بشیر الدین احمد بھوکھہ ڈھڈہ رانجھا

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۴۷۴۲

میں محمد کریم ولد فتح محمد قوم گگھے زئی افغان پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۷۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۴۵ E.B ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت اراضی نہری واقعہ چک نمبر ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری رقبہ چھ ایکڑ جس کی قیمت مبلغ -/۴۸۰۰ روپے ہے اس کے علاوہ جائیداد منقولہ کوئی نہیں میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اس جائیداد کے علاوہ میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد کریم ولد فتح محمد چک ۲۴۵ E.B

گواہ شد۔ حافظ محمد یوسف سیکرٹری

اصلاح و ارشاد موصی ۶۱۵۹ چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری۔ ۳/۱۱/۵۷

گواہ شد عبد العزیز ولد محمد بخش پریذیڈنٹ چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری ۳/۱۱/۵۷

راقم الحروف عبد السلام موصی ۶۲۶۶ کوٹھہ حال وارد چک ۲۴۵ E.B ضلع منٹگمری

نمبر ۱۴۷۵۱

میں نواز احمد ہیڈ ٹیچر ولد امام الدین صاحب مرحوم قوم ڈھوبی پیشہ ٹیچر مدرسہ احمدیہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قلعہ صوبہ سنگھ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں میں اس وقت ملازمت پر ہوں اور تنخواہ ماہوار مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں

العبد نواز احمد ہیڈ ٹیچر مدرسہ احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ ۲۰/۱۱/۵۷

گواہ شد۔ غلام حیدر ہیڈ ماسٹر صدر جماعت احمدیہ ٹی آئی ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ۲۰/۱۱/۵۷

گواہ محمد اعظم بی۔ اے۔ بی۔ ٹی سیکنڈ ماسٹر ٹی۔ آئی۔ ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ براستہ پسرور بلیعی ۲۰/۱۱/۵۷

نمبر ۱۴۷۳۷

میں حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۶ء ساکن چک نمبر ۹۰/۱۲-L ڈاکخانہ چک نمبر ۸۵/۱۲-L ضلع منٹگمری۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپے زیور طلائی وزنی ۲ تولہ قیمت مبلغ -/۲۰۰ روپے کل میزان مبلغ ۵۰۰ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

الامۃ حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین نشان انگوٹھا

گواہ شد۔ عبد الرحیم سیکرٹری تعلیم و تربیت چک نمبر ۹۰/۱۲-L ضلع منٹگمری۔

گواہ شد۔ محمد حسین خاوند موصیہ مذکورہ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۱۴۷۲۲

میں شرفت بی بی زوجہ فیروز دین خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ دار عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جائیداد حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے زیور کوئی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں جو بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی نیز جو میرے مرنے کے وقت میری جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الراقم سید عزیز احمد شاہد مربی ضلع منٹگمری ۱۶/۱۰/۵۷

الامۃ: نشان انگوٹھا شرفت بی بی زوجہ فیروز الدین خان ۱۶/۱۰/۵۷

گواہ شد فیروز الدین خان بقلم خود خاوند موصیہ ہڑپہ ضلع منٹگمری ۱۶/۱۰/۵۷

گواہ شد غلام رسول ولد رحمت خان ہڑپہ ضلع منٹگمری ۱۶/۱۰/۵۷

نارتھ ویسٹرن ریلوے ــــ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

(۱) مجھے مندرجہ ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ کے مطابق فیصدی نرخ پر مبنی ۳۱ر جنوری ۱۹۵۸ء کے ۲ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر جو میرے دفتر سے بحساب ایک روپیہ فی فارم تاریخ مذکورہ کے ایک بجے دوپہر تک مل سکتے ہیں اور سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

آمدہ ٹنڈر اسی روز ۲½ بجے سہ پہر حاضرین کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر	نوعیت کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور ڈویژن کے پاس پیشگی جمع کروانا ہوگا	میعاد تکمیل
	گروپ ج			
(i)	سیالکوٹ وزیر آباد سیکشن میں رہائشی عمارتوں			
(ii)	سیالکوٹ چک امرو میں بھی مذکورہ بالا کام	۲۲ ہزار روپیہ	-/۱۰۴۰ روپیہ	۳۱ مارچ ۱۹۵۸ء
(iii)	وزیر آباد قلعہ صوبا سنگھ سیکشن میں رہائشی عمارتوں اندرونی سالانہ مرمت۔			
(iv)	علی پور سیداں چک امرو میں بھی مذکورہ بالا کام			
	دائینٹیں ادارہ ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔			
	گروپ (د)			
(i)	سیالکوٹ ریسٹ ہاؤس کے پیچھے واقع شکستہ بیرونی دیوار کی مرمت			
(ii)	چک امرو۔ جسڑ سیکشن میں ڈیرہ کرتار صاحب کے سٹیشن اور سٹاف کوارٹر کی کرسی کو زمین سے اونچا کرنا ہے			
(iii)	نارووال میں درجہ چہارم کے سٹاف کوارٹرز کی دس یونٹوں (T/4) کی کرسیوں کو زمین سے اونچا کرنا			
(iv)	نارووال میں چار یونٹوں (T/10) کی کرسیوں کو زمین سے اونچا کرنا	۶۰۰ء۳ لاکھ روپیہ	-/۹۹۰ روپے	۳۱ مارچ ۵۸ء
(v)	پسرور کے نزدیک گیٹ کوارٹر نمبر ۲۹ ڈی اور الہ نیز سمبڑیال کے نزدیک گیٹ کوارٹر کی کرسیوں کو زمین سے اونچا کرنا			
(vi)	سیالکوٹ میں ہسپتال اور ڈسپنسری کوارٹرز کے اردگرد بنی ہوئی سیپیج کی دیوار کو گرا کر اسکی جگہ پختہ دیوار بنانا			
(vii)	علی پور سیداں میں گڈز پلیٹ فارم کی تعمیر			
	اینٹیں ادارہ ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی۔			
	گروپ (ہ)			
(i)	سیالکوٹ آئی۔ او۔ ڈبلیو سیکشن میں واقع ریلوے سٹیشن الہڑ۔ گنا کلاں۔ علی پور سیداں نجوکی کے سامنے پختہ فرش کرنا			
(ii)	چانشد اگڈز پلیٹ فارم تک لیجانے والی سڑک کی تعمیر کرنا	۰۰۰ء۱۸۰ روپیہ	-/۱۳۶۰	۳۱ر مارچ ۵۸ء
(iii)	سیالکوٹ اور قلعہ صوبا سنگھ میں گیس سلنڈر روم کی تعمیر			
(iv)	سیالکوٹ میں مسافر خانہ درجہ سوم کے فرش کے کناروں میں موجودہ خستہ اینٹوں کو نئی اینٹوں سے تبدیل کرنا			
	(اینٹیں ادارہ ریلوے کی طرف سے مہیا کی جائیں گی)			

(۲) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں وہ اپنے نام ۲۴ر جنوری ۱۹۵۸ء سے قبل اپنی مالی پوزیشن اور سابقہ تجربہ کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کر کے ۔۔۔۔۔۔ درج کروا سکتے اور ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں

(۳) مفصل شرائط و ہدایات اور مطبوعہ شیڈول ریٹ اور تخمینے وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں

ادارہ ریلوے اسباب کا ہرگز ہرگز پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور یا بضرور منظور کرے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر

ــــ لاہور ــــ

"وقفِ جدید" اور احباب جماعت کی ایمان افروز قربانی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام ۷ جنوری کے الفضل میں پڑھ کر مخلصین جماعت نے اس پر پروانہ وار لبیک کہا ہے چنانچہ تاروں اور خطوط کے ذریعہ احباب اپنے آقا کے حضور نذر عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

ذیل میں ایک مختصر سی فہرست ایسے دوستوں کی درج کی جاتی ہے جو اب تک اس قربانی میں حصہ لے چکے ہیں۔ اس وقت تک چالیس مخلصین وقف میں لئے جانے کی درخواستیں بھجوا چکے ہیں۔ امراء صاحبان سے توقع ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں منظم کوشش کرکے اس نیک تحریک کو ایسے رنگ میں کامیاب بنائیں گے کہ کوئی احمدی اس سعادت سے محروم نہ رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(۱) حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ۶/-

(۲) سیدہ ام مظفر احمد صاحب ربوہ ۶/-

(۳) سیدہ امۃ اللطیف صاحبہ بیگم سید محمود احمد صاحب ربوہ ۶/- روپے

(۴) مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خانصاحب ۶/-

(۵) اہلیہ " " ۶/-

(۶) کریم احمد صاحب ابن " " ۶/-

(۷) مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب معہ اہل و عیال ۶۰/-

(۸) مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر معہ اہل و عیال ۸۴/-

(۹) مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس معہ اہلیہ و دختر ۱۸/-

(۱۰) کارکنان تحریک جدید۔ بذریعہ مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ۲۱۶/-

(۱۱) طلبہ تعلیم الاسلام کالج۔ بذریعہ چوہدری محمد علی صاحب ۲۷۶/-

(۱۲) سٹاف و طلبہ تعلیم الاسلام ہائی سکول بذریعہ ہیڈ ماسٹر ۲۹۴/-

(۱۳) تجار ربوہ۔ بذریعہ چوہدری عبدالعزیز صاحب ۱۴۲/۸/۲

(۱۴) دیگر اہالیان ربوہ ۲۶۰۳/-

(۱۵) جماعت کراچی ۵۴۰۰/-

(۱۶) جماعت لاہور ۳۰۰/-

(۱۷) حیدرآباد سندھ ۱۰۲/-

(۱۸) گوجرانوالہ ۴۰/-

(۱۹) راولپنڈی ۷۲/-

(۲۰) احمد نگر ۱۱۵/-

انچارج دفتر وقف جدید

جماعت احمدیہ کا ۶۷ واں جلسہ

(بقیہ صفحہ ۴)

وفات مسیح کے قرآنی عقیدہ کو پیش کرکے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ثابت کیا کہ وفات مسیح کے عقیدہ سے جو سراسر حقائق پر مبنی ہے۔ دنیا میں اسلام اور ہادیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم ہوتی ہے اور آپ کا افضل الرسل ہونا اس طور پر واضح ہوتا ہے کہ دنیا کے لئے آپ کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوئے بغیر (۴) کوئی چارہ نہیں رہتا۔ (باقی)

(۲۷ دسمبر کے اجلاس اول کی بقیہ کارروائی آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ھوالناصر

بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید
بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا

ترجمہ:۔ جان و دل سے کوشش کر تا تیرے ہاتھوں سے کوئی خدمتِ اسلام ہو جائے۔ اگر یہ شربت پیدا ہو جائے تو تو بقائے دوام حاصل کر لیگا (از حضرت مسیح موعود)

قسط ۶۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ تحریک جدید کے مجاہد تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لیتے ہوئے ان کو ادا کرنے کے لئے بھی خاص کوشش فرماتے ہیں۔ تا ان کی قربانی سلسلہ کے لئے زیادہ مفید اور زیادہ نفع بخش ہو۔ اور اس کا ایک راستہ یہ ہے کہ وعدے کے ساتھ ہی ادا کر دیا جائے۔ یا ابتدائے سال میں جس کی حد ششماہی اول ہوتی ہے۔ یعنی مارچ۔ اپریل تک ادائیگی ہو جائے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو سابقون الاولون کی فہرست میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اُن کے دلوں میں تحریک فرماتے ہیں۔ کہ جاؤ۔ اپنی قربانی سب سے پہلے اپنے امام کے حضور پیش کرو۔ چنانچہ قادیان دار الامان کے ایک مہاجر جو مغربی پاکستان میں پناہ گزین ہیں۔ جو اپنا نام بہ اصرار ظاہر نہیں کرنا چاہتے جنہوں نے اپنی طرف سے -/250 کا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے -/25 کا وعدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور سے اعلان سنتے ہی پیش کیا تھا۔ وہ باوجود اس بات کے کہ ان کی مالی حالت بہت کمزور تھی اور ان پر دیگر اخراجات کا گراں قدر بوجھ پڑا ہوا ہے۔ اُن کو خواب میں کہا گیا کہ پانچسو روپیہ تحریک جدید کے لئے اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ وہ حضور میں یہ روپیہ ارسال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

چند دن ہوئے اس عاجز نے خواب میں دیکھا کہ میں نے پانچسو روپیہ چندہ تحریک جدید کے حضور کی خدمت میں بھجوائے ہیں۔ جن کی رسید آئی ہے۔ بظاہر اس خاکسار عاجز کی اقتصادی حالت ایسی نہیں۔ میری ذمہ واریاں بہت زیادہ ہیں۔ والدہ مرحومہ کی وفات کے بعد اور بھی زیادہ بوجھ آ پڑے ہیں۔ مگر شاید خدا تعالیٰ کی منشاء کچھ اور ہے اس لئے یہ حقیر رقم پیش حضور کر رہا ہوں (اس رقم کا بیمہ -/500 کا خاکسار وکیل المال تحریک جدید کے پتہ سے آیا جو داخل کر کے رسید ارسال کر دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء) زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ لیکن ہر بات پر غالب اور قادر خدا نے پچھلے دو تین سال سے اس غم زدہ عاجز کو از سرِ نو زندگی عطا فرمائی اور ہر آن مدد و نصرت دے رہا ہے وہی اب بھی رحم سے دستگیری فرمائے۔ اور اس حقیر سی رقم کو قبول فرمالے۔ حضور خاکسار اور جماعت احمدیہ کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ احمدیت کو جو حقیقی اسلام ہے اس علاقہ میں استحکام اور تمکنت بخش دے۔ اور ہم سب کے سب باغِ احمد کی سیرابی کا زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں۔ آمین۔ دار الامان کے مہاجر کی اپنے وعدے سے دو گنا فوری ادائیگی دفتر دوم کے اُن احباب کو خصوصاً تاجر مجاہدین کو جو اپنی ماہوار آمد کے مقابل راہ خدا میں بہت ہی کم دے رہے ہیں توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ دینِ احمدؐ کی تبلیغ و اشاعتِ احمدیت کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے شاندار قربانی کریں۔ تا بیرونی ممالک کی تبلیغ پر تحریک جدید اپنے مقدس امام کی ہدایات پر عمل پیرا ہو سکے۔

ذیل میں اُن جماعتوں کی فہرست معہ شکریہ مجاہدین کے ناموں کے دی جا رہی ہے جنہوں نے وعدے کے ساتھ ہی سو فی صدی ادا بھی کر دیا۔ جماعت کماس لاہور کے پریذیڈنٹ مکرم غلام احمد مصطفیٰ صاحب اپنی جماعت کے ہر احمدی کا معہ اہل و عیال وعدہ کے ساتھ ارسال فرماتے ہیں۔ فہرست یہ ہے:۔

نام	رقم
سردار غلام احمد مصطفیٰ صاحب صدر کماس لاہور	20/2
از حضرت رسول کریم و حضرت مسیح موعود	-/5
محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار صاحب	-/6
سردار منیر احمد صاحب اطہر برادر " "	-/5
سردار منور احمد صاحب مجتبیٰ " " "	-/5
سردار فضل عمر مصطفیٰ صاحب " " "	-/5
محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ " "	-/5
سردار محمد ابراہیم صاحب	7/2
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ "	8/4
" سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار نور احمد صاحب مرتضیٰ	-/5
سردار نور احمد صاحب مرتضیٰ	-/5
ملک لال الدین صاحب	-/5

جماعت میانوالی کے پریذیڈنٹ مستری عبد الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ حضور دفتر اول و دوم کے وعدے 8/33 کے ارسال ہیں۔ خاکسار کے ساتھ مکرم عبد القدیر خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے پوری طرح تعاون کیا۔ اور انکی کوششوں سے یہ نتیجہ ہوا۔ کہ جماعت میانوالی کے تمام

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد

کئی زمیندار جماعتوں کے وعدے ابھی آنے والے ہیں اور کئی دفتر نے وعدوں کے فارم بھی لے گئے ہیں۔ کہ ہم جلسہ سالانہ سے واپس جا کر مکمل فہرست ارسال کریں گے۔ اور بعض شہری جماعتوں کی ایک ایک یا دو دو یا زیادہ قسطیں آ چکی ہیں۔ لیکن ان کی اطلاع تھی کہ آخری قسط جس سے یہ معلوم ہوگا کہ ہماری جماعت کے سب احباب شامل ہو چکے ہیں جلسہ سالانہ پہونچنے کو فرمایا تھا۔ مگر جماعتیں ایسا نہیں کر سکیں۔ چونکہ وعدوں کی آخری میعاد آخر جنوری ہے۔ اس لئے جماعتوں اور افراد کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ پاکستان مغربی اور پاکستان مشرقی کی تمام جماعتیں اپنے وعدوں کی فہرستیں آخر جنوری تک مرکز میں مکمل کر کے بھجوا دیں۔ اور جو جماعتیں وعدوں کی فہرستیں مکمل کر چکی ہیں وہ کوشش کریں کہ ان کی جماعت کے اکثر احباب کا وعدہ سو فیصدی آخر جنوری تک یعنی وعدوں کی میعاد کے اندر ادا ہو جائے۔ کیونکہ وعدوں کی میعاد کے اندر ادا کرنے والے احباب سابقون الاولون کی اول جماعت ہیں۔ اور ایسے نام حضور میں پیش کر کے اخبار الفضل میں بھی شائع ہوں گے۔ ان شاء اللہ العزیز۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں وکیل المال

احباب سے وعدوں کے ساتھ ہی وصولی بھی ہوگئی حضور یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ میانوالی میں وعدے کے ساتھ ہی ادائیگی بھی پوری ہوگئی۔ الحمد للہ۔ وعدہ کنندگان اور عہدہ داران کیلئے درخواست دعا ہے۔ تفصیل یہ ہے:۔

قریشی محمد شفیع صاحب پنشنر اورسیر 24 } 34/-
" احمد شفیع صاحب ایجنٹ گھی 10 }

چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ -/6

" عبدالقادر خاں صاحب محکمہ بجلی 14 } 26/-
" اہلیہ سلیم احمد و نثار احمد پسران 12 }

مستری عبدالرحمن صاحب صدر -/25 } 36/-
" اہلیہ۔ امۃ الباری عبدالمنان۔ امۃ العزیز -/11 }
-/5 -/6

چوہدری محمد حسین صاحب اے۔ ڈی۔ آئی -/16

صلاح الدین۔ شفیع الدین۔ شہاب الدین } -/10
نظام الدین۔ نجم الدین پسران احمد شفیع }

مرزا مشتاق احمد صاحب کلرک محکمہ نہر 5/8

جماعت ظفر آباد لا بینی اسٹیٹ کے چوہدری لطیف احمد صاحب سکرٹری مال دفتر دوم میں -/820 کے وعدے اور ساتھ ہی سو فیصدی وصولی کر کے ارسال فرماتے ہیں اور کہ فہرست سے ظاہر ہے کہ بالعموم وعدوں میں اہل و عیال کو بھی شامل کرنے کی قابل شکر یہ کوشش کی گئی ہے۔ نام یہ ہیں:۔

چوہدری عزیز احمد صاحب خود -/165 } 183
اہلیہ صاحبہ " " -/18 }

چوہدری سراج الدین صاحب -/24 }
اہلیہ صاحبہ " " -/7 } 73/-
نعیم احمد۔ ناصر احمد۔ لطیف احمد۔ مبارکہ بیگم }
-/12 -/12 -/11 -/7

مکرم کرم الدین صاحب غیر مبائع 7/8
" محمد علی صاحب " " -/8
" غلام محمد صاحب " " 2/8

عبدالرحیم صاحب -/7 } 12/8
وزیر محمد صاحب 5/8 }

عبدالرحمن صاحب -/8 } 20/-
مستری عبدالرحمن صاحب -/12 }

دوست محمد صاحب 6/8 }
رحمت علی صاحب -/7 } 24/8/-
منشی غلام احمد صاحب -/11 }

بشیر احمد صاحب 12/8 } 20/8
فیروز الدین صاحب -/8 }

محمد اسمٰعیل صاحب -/7 }
طالب علی صاحب -/7 } 20/8
چراغ الدین صاحب 6/8 }

منشی شریف احمد صاحب -/8 } 13/-
ثناء اللہ صاحب -/5 }

دیوان علی صاحب 8/8 } 16/8
محمد صدیق صاحب -/8 }

چوہدری غلام احمد صاحب -/9 } 16/-
فضل کریم صاحب -/7 }

مصاحب علی صاحب مع اہلیہ -/12

فقیر محمد صاحب۔ جمیل احمد صاحب = 12/8
-/6 6/8

محمد نواز صاحب -/21

شہاب الدین صاحب -/6 } 12/-
نذیر احمد صاحب -/6 }

عبدالکریم صاحب -/5/8 }
محمد عبداللہ صاحب 5/8 } 16/8
منور احمد صاحب 5/8 }

سردار محمد صاحب 5/8 }
محمد اسمٰعیل صاحب -/6 } 18/4
محمد حسین صاحب مع اہلیہ 6/12 }

چوہدری ظفر علی صاحب -/11

اللہ دتا صاحب مع اہلیہ -/5 }
محمد بوٹا صاحب کمہار 2/8 } 12/8
محمد عالم صاحب و خیر محمد صاحب -/5 }

چوہدری محمد رفیق صاحب -/6 } 11/-
" شاہ محمد صاحب -/5 }

عبدالکریم ولد غلام علی صاحب -/5 } 10/-
عبدالغنی صاحب -/5 }

بشیر احمد صاحب مع اہلیہ -/10

ڈاکٹر شاہ محمد صاحب و اہلیہ صاحبہ -/20 } 30/-
-/10
بچگان ڈاکٹر صاحب -/10 }

طاہرہ صدیقہ بیگم صاحبہ -/5

اہلیہ ستار ابندو -/5 } 15/-
بچگان " -/10 }

نذیر بیگم صاحبہ اہلیہ منور احمد صاحب 5/8

بچگان منشی غلام احمد صاحب -/5

اہلیہ صاحبہ شاہ محمد صاحب -/5 }
" عبدالکریم صاحب -/5 } 15/-
" محمد عبداللہ صاحب -/5 }

روپا جیکل بندو -/7 }
اہلیہ روپا -/5 } 22/-
بچگان " -/10 }

سید بی بی صاحبہ -/10

حلیمہ بیگم صاحبہ 5/8 } 11/-
شاہ عالم بی بی صاحبہ 5/8 }

امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ 5/8 } 11/8
آمنہ بیگم صاحبہ -/6 }

نذیرہ بیگم صاحبہ 5/8 } 11/8
ہاجرہ بیگم صاحبہ 5/8 }

عزیزہ بیگم صاحبہ -/6 } 12/-
حمیدہ بیگم صاحبہ -/6 }

عالم بی بی صاحبہ 5/8 } 11/-
نذیر بیگم اہلیہ چراغ الدین صاحب 5/8 }

عائشہ بیگم اہلیہ مستری عبدالرحمن صاحب 5/8 } 11/-
صفیہ بیگم صاحبہ 5/8 }

خورشید بیگم صاحبہ -/21

فاطمہ بیگم صاحبہ -/7 } 13/-
نذیر بیگم صاحبہ -/6 }

عائشہ بیگم صاحبہ -/6 } 11/8
ممتاز بیگم صاحبہ 5/8 }

جماعت لمونڈی ضلع خیر پور میرس کے سکرٹری مال چوہدری حبیب اللہ صاحب جو خود مع اہل و عیال بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور پھر اسے ادا بھی وعدے کے ساتھ ہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضاء کی خاطر ان کی جماعت کے احباب بھی نہ صرف خود شامل ہوتے ہیں بلکہ وہ بھی اپنے اہل و عیال کو اضافہ سے شامل کرتے ہیں اور وہ بھی ساتھ ہی اپنے وعدے سو فیصدی ادا فرماتے ہیں۔ اس جماعت کے باون ۵۲ احباب کی فہرست درج ذیل ہے:۔

چوہدری حبیب اللہ صاحب -/12 }
اہلیہ صاحبہ " " -/11 } 39/-
عبدالرزاق و محمد زبیر و مبشر احمد پسران }
-/9 -/7

چوہدری حمید الدین۔ رشید الدین۔ اہلیہ و والدہ حمید الدین } 50/-
-/11 -/11 -/11 -/17

چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب -/14 } 20/-
اہلیہ صاحبہ " " -/6 }

مستری حسن دین صاحب معہ اہل و عیال = -/19
11 8

چوہدری ثناء اللہ صاحب۔ اہلیہ صاحبہ = -/20
12 8

" محمد یعقوب صاحب۔ اہلیہ صاحبہ = -/19
11 8

" محمد شریف صاحب۔ اہلیہ صاحبہ = -/21
13 8

" بشیر احمد صاحب۔ اہلیہ صاحبہ = -/16
8 8

" عبدالعزیز صاحب و نبی بخش صاحب = -/17
7-2-4-4

میاں عبدالمجید صاحب حلوائی -/17
8 9

مولوی عبدالمجید صاحب -/9

میاں دین محمد صاحب -/8

مولوی عبدالکریم صاحب -/6

چوہدری علی محمد صاحب۔ اہلیہ صاحبہ = -/16
6 10

" شریف احمد صاحب۔ اہلیہ صاحبہ = 20/8
12-8 8

محترمہ رحیم بی بی صاحبہ 6/6

چوہدری محمد صادق صاحب۔ اہلیہ صاحبہ = -/13
7 6

" محمد اشرف صاحب 5/4

محترمہ اہلیہ صاحبہ عبدالستار صاحب -/8

چوہدری عبدالکریم صاحب -/10

" غلام مصطفےٰ احمد صاحب -/20

" غلام حسن صاحب مع اہل و عیال نئے -/6

" نعمت علی صاحب " -/5

" غلام رسول صاحب " -/5

" غلام قادر صاحب معہ اہلیہ " -/6

" غلام محمد صاحب مع اہل و عیال " -/7

محترمہ رحمت بی بی صاحبہ -/5

چوہدری نواب الدین صاحب معہ اہلیہ -/6

" عبدالحمید صاحب -/6

محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد ادریس صاحب مرحوم -/8

ڈاکٹر زیارت گل صاحب -/5

بابا عمر الدین صاحب -/8

محترمہ صابرہ بی بی صاحبہ -/4

مولوی عبدالحق صاحب نور۔ اہلیہ صاحبہ = -/81
63 18

مولوی عبدالستار صاحب -/9

یہ زمیندار جماعتیں ہیں۔ جنہوں نے وعدے کے ساتھ اپنے اہل وعیال کو بھی شامل کرتے ہوئے فوری سو فیصدی ادائیگی کی ہے۔ مغربی پاکستان اور سابق سندھ کی جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے وعدے بھی مارچ یا اپریل ۱۹۵۸ء تک سو فیصدی پورے ہو جائیں اور وہ بھی اس طرح سابقون میں آجائیں۔ اور سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچانے والی ہو جائیں۔ اے خدا تو انکی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں۔

کراچی کے مکرم ایم۔ اے رشید صاحب ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کے بارہ میں ایک نوٹ یکم دسمبر ۱۹۵۷ء کے اخبار میں شائع ہو چکا ہے جس میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ صاحب موصوف نے اپنا گذشتہ سال کا وعدہ -/۱۰۰ کا -/۲۰۰ روپیہ میں اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا -/25 کا -/50 میں ڈبل کر کے ادا بھی فرمایا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ اخبار میں ان کا دو سو روپیہ کی بجائے -/۱۰۰ غلطی سے چھپ گیا حالانکہ دفتر نے ۲۰۰ لکھا تھا لیکن چھپا ۱۲۰۰۔ اب مکرم سکرٹری تحریک جدید چوہدری عبد الحق صاحب ورک نے جو ساتویں قسط ارسال فرمائی ہے اس میں انہوں نے صاحب موصوف کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا مزید اضافہ کر کے ظاہر فرمایا ہے کہ ان کا وعدہ -/1200 ہے۔ جزاک اللہ احسن الجزاء۔ دفتر دوم کے اُن نونہالانِ جماعت سے خاکسار کی اپیل ہے۔ کہ وہ جو اپنی آمد کے مقابل میں نسبتاً کم قربانی کرتے ہیں۔ وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرماویں۔ اور ان وعدوں میں ایسا اضافہ کریں جو کم سے کم انکی ماہوار آمد کا ½ حصہ سالانہ ہو جائے۔ کیونکہ دفتر اول میں تو بہت سے احباب ہیں جو ایک ماہ کیا دو دو تین تین ماہ کی آمد سالانہ دینے والے ہیں۔ لیکن یہ سال جو اشاعت اسلام کے لئے اخراجات کی زیادتی کا مطالبہ کرتا ہے خصوصاً تاجر پیشہ اور کاروباری احباب اور زمینداروں میں سے مربعوں والے احباب اپنی ماہوار آمد پر کم سے کم اس سال میں ماہوار آمد کا نصف دے لیں۔ اور پھر اس پر آئندہ سالوں میں بڑھتے جاویں۔ احباب کرام سے بھی اُن کیلئے دعا کی عرض ہے۔

آپ نے اپنی رقم سال رواں -/۵۰۰ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کے -/50 اور اپنے آٹھ بچوں کے -/۴۰ کل -/۵۹۰ وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اطفال احمدیہ حلقہ مشرقی کے ۲۲ ممبران کی طرف سے 9/6 روپیہ کا نہ صرف وعدہ بلکہ ساتھ ہی ادا بھی کر دیا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور نعم البدل دے۔ آمین۔

مکرم انوار اللہ صاحب جیکب لائینز نے گذشتہ سال -/۵ روپیہ ادا کئے تھے امسال آپ نے -/۱۵ کا وعدہ فرمایا۔

قاضی ایم۔ بے اسد صاحب -/300
نذیر احمد صاحب اختر خود -/55 } -/60
از حضرت مسیح موعودؑ -/5
عبد الحمید صاحب ارشد۔ اہلیہ صاحبہ ۶ ۱۷ -/23
سید محمد نواز صاحب۔ اہلیہ صاحبہ ۳۶ ۲۰۰ -/236
بابو عبد الکریم صاحب۔ اہلیہ صاحبہ ۱۵ ۳۰ -/45
خورشید احمد۔ منیر احمد پسران۔ ہمشیرہ ۵ ۵ ۵۰ -/80

ایک دوست جو اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے اور وہ اوائل ہی سے اپنے نام کے اظہار سے روکتے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان اُن پر ہے کہ اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے اُنکے ایمان و اخلاص نے اس قدر شرح صدر کیا ہے۔ کہ جب ان کو ذرا بھی یہ محسوس ہوتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدمتِ دین کے لئے کسی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ تو وہ پیش پیش آتے ہیں۔ چنانچہ اس سال کی تحریک جدید میں انہوں نے پہلے اپنے گذشتہ سال کے وعدہ پر -/۹۰۰ کا اضافہ کر کے -/5500 وعدہ فرمایا۔ اور اب انہوں نے اس رقم میں مزید -/4500 ملا کر پورے دس ہزار کی رقم بھی وعدہ کے ساتھ ہی ادا کر دی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرہ۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قیام میں مدد کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے اور اپنے بے حد رحموں کے ساتھ اپنے خاص قرب کا مقام عطا فرمائے اور ہر قسم کی آنے والی تکالیف اور مصائب سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔ احباب کرام سے بھی اُن کیلئے دعا کی عرض ہے۔

اس جگہ یہ نوٹ کر دینا مناسب ہے کہ وہ احباب جن کی قربانی کی مقدار ان کی آمد کے مقابل پر ان کو خود کم معلوم دیتی ہے۔ کیا ان کے دل میں ایسی شاندار مثالیں دیکھ کر جوش نہیں اٹھتا کہ وہ بھی ایسی ہی قربانی کرنیوالے ہوں۔ جو ایک مومن کی شان کے شایاں ہیں۔ اور اس طرح وہ بھی کانّھم بنیانٌ مرصوص بن جائیں۔ اللھم آمین۔

محترمہ محمودہ خاتون بنت ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب مرحوم کراچی اپنے ایک طویل مکتوب میں حضرت کے حضور لکھتی ہیں:۔

میں نے تحریک جدید سال ۲۳ کا چندہ -/29 ادا کر دیا ہوا ہے۔ اب نئے سال کیلئے دس فیصدی اضافہ کا ارشاد پڑھا اور کہ کوئی بچہ تحریک جدید میں شامل ہونے سے نہ رہے۔ اب میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اسکی دی ہوئی توفیق سے عرصہ چار سال سے جب سے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے اہل وعیال اور بچوں کو بھی شامل کرے تا جب وہ خود کمانے کے قابل ہو۔ تو تحریک جدید کے جہاد میں اپنی کمائی کے مطابق حصہ لے سکے۔ اس وقت سے میں اپنے سات بچوں کو تحریک میں شامل کر رہی ہوں۔ اس سال میرا وعدہ دس فی صدی اضافہ کے ساتھ -/32 کا ہے۔ اور بچوں کا -/۱۰ ہے حضور میرے لئے اور میرے بچوں کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

لجنہ اماء اللہ کراچی کے وعدے یہ ہیں:۔

محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ شاہ نواز خود -/358 } -/594
امۃ الحی۔ امۃ الباری دختران ۱۱۸ ۱۱۸ -/236
" بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب خود والدین مرحومین
رفیع احمد ابن۔ امۃ القیوم۔ امۃ الرؤف دختران ۱۹۷ ۵۶ } -/293
محترمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد الرحیم صاحب -/14
" مسعودہ اختر اہلیہ حفیظ احمد صاحب بٹ 18/4
" محمودہ اختر اہلیہ حبیب اللہ صاحب بٹ -/22
" حبیب اللہ بیگم صاحبہ مع تین بچوں کے -/25
" فاطمہ بیگم صاحبہ مع بچگان -/36
" مبارکہ نیر صاحبہ ۱۹۹۶ -/60
" امۃ اللہ بیگم صاحبہ لارنس روڈ -/17 }
" شمیم صاحبہ -/11 } -/32
" شاہدہ صاحبہ -/4 }
میجر شمیم احمد صاحب -/10
محترمہ عزیزہ بیگم اہلیہ چوہدری رشید احمد صاحب -/11 }
فرید احمد ابن " -/10 } -/30
راشدہ بنت " -/9 }
مسعودہ بیگم صاحبہ چوہدری نبی احمد صاحب -/86 } 124
زبیر و جاوید پسران۔ چھوٹا لڑکا -/38 }
محترمہ بیگم مرزا عبد الرحمن صاحب ۱۶ ۱۱ 5/4
" چوہدری مبارک احمد صاحب -/5
" شریفہ بنت ڈاکٹر عبد الحمید صاحب -/7

مکرم میاں مقبول احمد و میاں محمود احمد صاحبان ٹھیکیداران نے پہلے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا لیکن جب ان پر تحریک جدید کی اہمیت اور پھر اشاعت اسلام کی ضرورت پر توجہ دلائی گئی یا ان کے دل میں تحریک ہوئی۔ تو اب انہوں نے اس ایک ہزار میں ۱۵۰۰ کا اضافہ کر کے اڑھائی ہزار بنا دیا۔ جو گذشتہ سال سے ۶۷ فی صدی اضافہ سے ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ حقیقت یہ ہے کہ جن جماعتوں کے سکرٹری تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت احباب کے ذہن نشین کرتے رہتے ہیں اور ان کے احباب وعدوں میں بھی شاندار اضافہ کرتے ہیں۔

بعض احباب نے دفتر میں تشریف لا کر بتایا ہے کہ بعض شہری اور بعض زمیندار جماعتوں میں جہاں پڑھا لکھا کم ملتا ہے ان پر تحریک جدید کا احساس نہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تحریک جدید کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات ضرور شائع ہوتے رہیں تا جماعت کے احباب شاندار قربانی کر سکیں۔ ایک فقرہ تحریک جدید کی اہمیت کا پیش ہے۔ جو گذشتہ سال کے جلسہ سالانہ میں حضور نے فرمایا:۔

"اب خدا کی غیرت پھر جوش میں آئی ہے اور خدا نے تم کو ہاں تم کو اس نوبت خانہ کی خدمت سپرد کی ہے۔"

"اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت خانہ کو زور سے بجاؤ۔ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون کو اس قرنا میں بھر دو۔ کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور آسمان کے فرشتے بھی کانپ اُٹھیں۔ تا کہ تمہاری دردناک آوازوں اور نعرہ ہائے تکبیر و تشہید توحید کی وجہ سے خدا تعالیٰ آسمان سے زمین پر آجائے۔ اور زمین پر پھر آسمانی بادشاہت قائم ہو جائے۔"

"اس غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا اور اس غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ آؤ۔ اور آؤ۔ خدا کے سپاہیوں میں شامل ہو جاؤ۔"

"آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے پیش کرنا ہے۔ اور پھر آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے۔ پس میری بات کے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں۔ خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں۔ میں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں تم میری بات مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔"

میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام

ایک نہائت ضروری اور قابلِ توجہ اعلان

احباب کرام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جو احباب تحریک جدید کے وعدے دے چکے ہیں وہ ابھی سے کوشش کریں کہ اُنکے وعدہ کی سالم رقم ماہ جنوری ۵۸ئہ میں ادا ہو جائے۔ کیونکہ ان کا یہ اقدام انکو وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرنے والوں میں شامل کر دیگا۔ اور وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرنے والے وہ ہیں جو سابقون الاوّلون کی پہلی جماعت ہے۔ اور ان کو وعدہ کے ساتھ ہی ادا کرنے کے سبب اللہ تعالےٰ کے حضور سے ثواب بھی سارا سال ملتا رہیگا۔ اور اس سے سلسلہ کو بھی زیادہ فائدہ ہوگا پس وہ احباب جو وعدہ کر چکے ہیں۔ وہ اگر کسی دوست نے فروری میں ادا کرنے کا کہا ہے یا مارچ اپریل میں، سب کوشش کر کے جنوری میں ادا کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ اور ان سب کے نام حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے اخبار الفضل میں بھی شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔ والسلام

خاکسار برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید

اُسی کا ہے اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ مگر علم اس کا ہے۔"

ساتھ ہی زمیندار جماعتوں کے اُن احباب سے جو پڑھے لکھے ہیں درخواست ہے کہ وہ اپنی جماعت کے احباب کو بھی تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت سے واقف کریں اور ان کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات جو اخبار میں دئے جاتے ہیں یا جو اوقات الگ شائع کئے جاتے ہیں وہ سنایا کریں۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی فرمودہ بات ہی بار بار کان میں ڈالنے سے ایمان و اخلاص میں ترقی ہو سکتی ہے اور جب کسی کے ایمان میں ترقی ہو جائے تو وہ خود بخود اللہ تعالےٰ کے دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھتا ہے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور بغیر کسی تحریک کے خود آ کر اپنا حصہ ادا کرتا ہے۔

مکرم چوہدری مختار احمد صاحب مالک المختار لمیٹڈ کراچی جو سابقون الاولون میں شروع تحریک سے ہی ہر سال اضافہ فرماتے آرہے ہیں۔ اور گذشتہ سال بھی اضافہ سے تھا وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کیلئے جس قدر بھی قربانی کی جائے۔ وہ تھوڑی ہے اس لئے انہوں نے -/3300 کے وعدہ پر ڈیوڑھا کرتے ہوئے -/9900 کیا۔ اور اس میں -/2500 کی رقم اپنے بیٹے محمود احمد صاحب کو بڑھا کر -/4900 فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ تحریک جدید کے ایسے ہی جانباز اور بہادر سپاہی ہیں جو اپنے مقدس امام کے ارشاد پر مال کی قربانی کر دینا ایک معمولی بات سمجھتے ہیں اور اشاعت اسلام کو اپنے ذاتی کاروبار سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ اور ان کے ذہن میں اللہ تعالےٰ کا فرمان لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ مستحضر رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کی تعریف فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

"ہزارہا آدمی ہماری جماعت میں ایسے پائے جاتے ہیں جو بسا اوقات اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر روپیہ بھیجتے ہیں اور اس تنگی کے باوجود وہ اپنے دل میں بشاشت پاتے ہیں۔ کہ خدا کا قرض اس لئے ہے کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ درحقیقت یہی لوگ ہیں۔ جن کی وجہ سے خدا نے جماعت احمدیہ کی تعریف کی ہے۔"

چوہدری عبدالحمید صاحب ایگزیکٹو انجینئر -/460
" بشیر احمد صاحب منوڑہ معہ اہل و عیال 208/8
کے عمر امجد صاحب معہ اہلیہ و پسر -/170
-/155 -/10 -/5

سرجن کمانڈر ایم ابراہیم صاحب خود -/330
اہلیہ صاحبہ " " " -/50
بیگم عباس دختر " " -/50
عائشہ بیگم " " " -/30
ایم دختر بیگم عباس -/5
خدیجہ -/5
مبشر -/5
(میزان) -/475

ملک ظہور احمد صاحب رام سواحی -/125
پیر عبدالعلی صاحب معہ اہلیہ -/25

مرزا منظفر احمد صاحب مارٹن روڈ -/110
مرزا منور احمد صاحب " -/140
مرزا ارشاد احمد صاحب ۸۲+۴۰ اضافہ کر کے -/122 کر دیا
مرزا طاہر احمد صاحب مارٹن روڈ -/130 30% اضافہ
سید ناصر احمد صاحب " -/330
چوہدری خورشید احمد صاحب " -/40
مبارکہ سلطان صاحبہ اہلیہ سید ارتضیٰ علی صاحب معہ بچگان -/15
اخوند فیاض احمد صاحب -/150 20% اضافہ
بابو ثناء اللہ صاحب -/50 10% "
ملک حبیب احمد صاحب -/55 اڑھائی گنا "
نور الحسن صاحب قریشی -/150 ڈیوڑھا۔
حبیب اللہ صاحب ریٹ میڈل ایبیا -/150 20%
محمد رفیق صاحب چغتائی -/115
عبدالباری صاحب شرقی -/30 20%
چوہدری محمد اسرائیل احمد صاحب شرقی خود -/400
اہلیہ صاحبہ " -/100
(میزان) 500 اضافہ 43%
ملک رشید احمد خاد[illegible] صاحب شرقی -/400 60%

شیخ عبدالوحید صاحب -/100
چوہدری ایم علیم الدین صاحب مع اہل و عیال -/280
" ناصر احمد صاحب ڈرگ روڈ -/45
اہلیہ صاحبہ " " -/22
بچگان " " -/8
(میزان) -/75
ملک جلال الدین صاحب سپرٹ[illegible] -/245
ملک محمد اشرف صاحب خود -/30 اہلیہ -/15 مرحومین چار کس -/35 دختران ۲ کس -/20 پسران ۳ -/15

آپ نے اپنے سارے خاندان کو شامل کرنے کی کوشش کی ہے اور ہر فرد کا وعدہ ایسا ہے کہ اس کا نام باقاعدہ مجاہدین میں آجاتا ہے۔ کیونکہ ہر بچہ کا وعدہ پانچ روپیہ یا اس سے اوپر ہے۔ پس جو شخص یہ چاہتا ہو۔ اور ہر شخص کو خواہش کرنی چاہیئے کہ اس کا نام تحریک جدید کے مجاہدین میں آنا چاہیئے۔ تو اُسے اپنا وعدہ پانچ روپیہ یا اس سے اوپر کا کرنا چاہیئے۔ دفتر دوم کے جن احباب کی باقاعدہ ادائیگی انیس سال تک ہوگی۔ ان کی فہرست مثل سابقون الاولون کی پہلی کتاب کے ایک کتاب میں شائع ہوگی۔

فلائیٹ سارجنٹ عبدالحق صاحب -/120
" لیفٹیننٹ جمیل احمد صاحب ایاز -/125
ماسٹر ظہور احمد نبی صاحب -/74
ماسٹر عبدالقادر صاحب خود -/61
اہلیہ " " -/12
بچگان " " -/14
(میزان) -/87
ملک عطاء الحق صاحب -/40
چوہدری ناصر احمد مع اہل و عیال -/30
سکواڈرن لیڈر سید محمد احمد صاحب -/200

چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری گرمولہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ سے ذیل کی وعدوں کی سو فی رقم ارسال فرماتے ہیں۔

میاں نور محمد صاحب -/40
میاں جمال الدین صاحب 5/6 - خواجہ عبدالمجید صاحب 5/12 — -/11
پیر ولی صاحب 5/2 - عبدالسبحان صاحب 5/3 — 10/5
محمد عمر صاحب 5/3 - محمد یٰسین صاحب 5/3 — 10/6
غلام محمد صاحب 5/2 - میاں کالا خان صاحب 5/4 — 10/6
میاں جمال دین صاحب 5/3 - میاں نور محمد صاحب 5/3 — 10/8
" غلام حسین صاحب 5/6 - منیر احمد صاحب — 10/14
منشی سر بلند خاں صاحب 5/6 - مسز رابو داد الرحمٰن 5/2 — 18/8
مریم صدیقہ صاحبہ دختر " " -/5/8
صوفی فضل الٰہی صاحب کارکن تحریک جدید حال لاہور -/37
محمد شفیع صاحب ڈگری گھمن سیالکوٹ 5/4
محمد صدیق صاحب " " 5/4
مولوی ابوالمنیر نور الحق صاحب ربوہ -/40
چوہدری فضل احمد صاحب تلونڈی عنایت خاں مع اہل و عیال -/65
مولوی عبدالقادر صاحب آف ہوشیار پوری حال ماہنی ضلع ملتان
چوہدری محمد ابراہیم صاحب -/15
" عبدالغفور صاحب 5/8
چوہدری رحمت اللہ صاحب -/5
" اللہ داد صاحب ڈچکوٹ -/5
" محمد رشید صاحب -/5
" آبادان صاحب -/5
" عطا محمد صاحب -/5
" والدین " " -/22
(میزان) -/27
" محمد سلیمان صاحب -/12
" عبدالعزیز صاحب -/10

آخر میں احباب میں احباب کی اطلاع کیلئے یہ عرض کر دینا مناسب ہے کہ کارکنان یا معطی صاحبان کے علم کے مطابق انکے وعدے تو شاندار اور انکی آمد کے لحاظ سے بھی غیر معمولی ہوں لیکن خاکسار کسی غلط فہمی کی بنا پر چوک گیا ہو تو ایسے احباب یا معطی صاحبان "وکیل المال تحریک جدید" کو اطلاع فرما دیں۔

خدمتِ دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

خاکسار برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید ربوہ